

بیوی کے علاوہ قریبی رشتہ داروں کے لیے سوگ کا حکم



دارالافتاء اہل سنت
Darul Ifta Ahle Sunnat

تاریخ: 24-04-2025

ریفرنس نمبر: Aqs 2771

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ شوہر کی فوتگی پر بیوی کے لیے سوگ میں حکم ہے کہ وہ زینت نہ کرے۔ اس کے علاوہ باقی رشتہ داروں کے لیے سوگ کا کیا حکم ہے؟ اگر وہ سوگ کریں، تو کیا انہیں بھی زینت اور عمدہ لباس ترک کرنا ہوگا؟ نیز قریبی رشتہ دار جیسے والد، والدہ یا بھائی وغیرہ کی سوئم کی محفل میں بھی ہم اجلے عمدہ کپڑے پہن لیتے ہیں، خوشبو بھی لگاتے ہیں کہ مہمان آتے ہیں، کیا ایسا کرنا منع ہے یا جائز ہے؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

فوت ہونے والے شخص کے غم میں زینت چھوڑ دینا مثلاً نیا یا عمدہ لباس نہ پہننا، خوشبو نہ لگانا، بالوں میں کنگھی نہ کرنا وغیرہ سوگ کہلاتا ہے اور سوگ بیوی پر لازم ہوتا ہے، جبکہ باقی قریبی رشتہ داروں مرد و عورت پر سوگ واجب نہیں۔ البتہ ان کے لیے تین دن تک سوگ جائز ہے، اس سے زیادہ جائز نہیں، یہاں تک کہ کسی عورت کا شوہر اسے اس کے قریبی رشتہ دار کے سوگ میں تین دن تک زینت چھوڑ دینے سے منع بھی کر سکتا ہے اور ایسی صورت میں بیوی پر اپنے شوہر کی اطاعت لازم ہوگی۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں بیوی کے علاوہ باقی رشتہ داروں پر اپنے والد، والدہ، بھائی

وغیرہ کے سوگ کی وجہ سے عمدہ لباس یا خوشبو وغیرہ چھوڑ دینا لازم نہیں ہے، وہ سوئم کی محفل وغیرہ میں صاف اور عمدہ لباس پہن سکتے، خوشبو لگا سکتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے: ”عن أم عطية، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا تحد امرأة على ميت فوق ثلاث، إلا على زوج، أربعة أشهر وعشرا، ولا تلبس ثوبا مصبوغا، إلا ثوب عصب ولا تكتحل“ ترجمہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے، سوائے اپنے شوہر کے کہ اس پر چار ماہ دس دن سوگ کرے اور (دورانِ عدت) رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، سوائے عصب (نامی رنگ) سے رنگے ہوئے کپڑے (کیونکہ یہ رنگ زینت کے لیے استعمال نہیں ہوتا) اور سُرمہ نہ لگائے۔

(صحیح مسلم، ج 4، ص 153، الحدیث 3733، مطبوعہ دارالتاویل، القاہرہ)

دوسری حدیث میں ہے: ”عن عائشة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر، أن تحد على ميت فوق ثلاث، إلا على زوجها“ ترجمہ: اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والی عورت کو حلال نہیں کہ شوہر کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔

(صحیح مسلم، ج 4، ص 153، الحدیث 3732، مطبوعہ دارالتاویل، القاہرہ)

بیوی پر سوگ واجب ہوتا ہے۔ چنانچہ تنویر الابصار ودرِ مختار میں ہے: ”معتدة بائن أو موت (تحد۔۔ بترک الزينة والطيب والدهن)، ملخصا“ ترجمہ: طلاقِ بائن یا شوہر کی وفات کی عدت والی عورت سوگ کرے اور زینت کرنا، خوشبو اور تیل لگانا چھوڑ دے۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے: ”(قوله: تحد) ای: وجوبا“ ترجمہ: مصنف کا قول

(سوغ کرے) یعنی یہ اس پر واجب ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، ج 5، ص 220-221، مطبوعہ کوئٹہ)

بیوی کے علاوہ رشتہ دار مرد و عورت کے لیے تین دن تک سوگ جائز ہے۔ چنانچہ در مختار میں ہے: ”ویباح الحداد علی قرابة ثلاثة أيام فقط، وللزوج منعها لأن الزينة حقه، فتح، ملخصاً“ ترجمہ: اور کسی قریبی کی وفات پر صرف تین دن سوگ کرنے کی اجازت ہے اور شوہر بیوی کو اس سے منع بھی کر سکتا ہے، کیونکہ زینت شوہر کا حق ہے۔ فتح القدیر۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: ”قوله (للزوج منعها)۔۔۔ وهذا الاحداد مباح لها لا واجب، ملخصاً“ ترجمہ: مصنف کا قول (شوہر بیوی کو سوگ سے منع کر سکتا ہے) اور اس کے لیے یہ سوگ جائز ہے، واجب نہیں۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، ج 5، ص 223-224، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”شریعت نے عورت کو شوہر کی موت پر چار مہینے دس دن سوگ کا حکم دیا ہے، اوروں کی موت کے تیسرے دن تک اجازت دی ہے، باقی حرام ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج 24، ص 495، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں، مگر عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔“

(بہار شریعت، حصہ 4، ج 1، ص 855، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سوگ کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”سوغ کے یہ معنی ہیں کہ زینت کو ترک کرے یعنی ہر قسم کے زیور چاندی سونے جواہر وغیرہا کے

اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے، اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے اور خوشبو کا بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرے اور نہ تیل کا استعمال کرے، اگرچہ اُس میں خوشبو نہ ہو جیسے روغن زیتون اور کنگھا کرنا۔۔۔ کسی قریب کے مرجانے پر عورت کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے، اس سے زائد کی نہیں اور عورت شوہر والی ہو، تو شوہر اس سے بھی منع کر سکتا ہے۔ ملخصاً

(بہارِ شریعت، حصہ 8، ج 2، ص 242-243، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



کتبہ

مفتی محمد قاسم عطاری

25 شوال المکرم 1446ھ / 24 اپریل 2025ء